شان دار کام کیا گیا ہے۔ پہلی جلد میں دار العلوم دیوبند کے ۱۰ اساطین بشمول مولانا حسین احمد مدنی، طیب قاسمی اور انظر شاہ کشمیری، دوسری جلد میں مشاہیر عالمِ اسلام، تیسری جلد میں زعما مشائخ پاکستان، چوتھی جلد میں مولانا عبدالحق، پانچویں جلد میں مولا سمیع الحق، چھٹی اور ساتویں جلد میں اساتذہ جامعہ حقانیہ کے خطبات جمع کیے گئے ہیں۔ آٹھویں جلد میں کُل پاکستان اجتماع کی رُوداد ہے جو دینی مدارس کے نصاب و نظام اور تجاویز کے حوالے سے منعقد ہوا۔ نویں جلد میں کتب کی رُونمائی کی رُودادیں ہیں اور دسویں جلد میں جلسہ ہاے دستار بندی کے احوال ہیں (غلطی سے اس پر تقریبات راہ نمائی براے مطبوعات لکھ دیا گیا ہے)۔

اس تفصیل سے بہت تھوڑا سا اندازہ ہوسکتا ہے کہ ان ۱۰ کتابوں میں کیا کیا خزانے مستور ہیں۔ اگر ہر کتاب کو ایک صفحہ دیا جائے تو تبصرے کے لیے ۱۰ صفحے درکار ہیں۔

کون سا دینی موضوع ہے جس پر گفتگو نہ کی گئی ہو۔ جہاد اور طالبان کے بارے میں تبصرہ ملتا ہے کہ مدرسے کے اساتذہ اور طالب علم ان کے شانہ بشانہ جہاد میں حصّہ لے رہے ہیں۔ شریعت بل کے بارے میں جدوجہد کی پوری داستان مل جائے گی۔ غرض دین و سیاست کے قومی زندگی کے سارے مراحل نظر سے گزر جاتے ہیں۔ سچّی بات یہ ہے کہ ان ۱۰ جلدوں کی جو وسعت ہے اسے کسی تبصرے میں سمیٹنا تبصرہ نگار کے لیے ممکن نہیں۔ کن کن شخصیات کے نام آگئے ہیں، شمار ممکن نہیں۔

یہ برعظیم کے اس دور کی علمی، دینی و سیاسی سرگرمیوں کے طالب علموں کے لیے شان دار تحفہ ہے۔ دیگر علمی مراکز کے لیے ایک نمونے کا کام ہے۔ اگر اسی طرح کے مجلدات سب نمایاں مدرسے پیش کریں تو زبردست علمی سرگرمی سامنے آئے گی۔ (مسلم سجاد)

وسط ایشیا کے شعلے (Setting the East Ablaze)، پیٹر ہوپ کرک، ترجمہ: تورا کینہ قاضی۔
ناشر: ادبیات، رحمٰن مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ فون: ۰۴۲-۳۷۳۶۱۴۰۸۔
صفحات: ۳۰۴۔ قیمت (مجلد): ۲۲۵ روپے۔

'عظیم کھیل' (گریٹ گیم) کوئی نئی بات نہیں۔ گذشتہ صدی میں بھی یہ کھیل دو عالمی طاقتوں کے درمیان کھیلا گیا تھا (جو آج صفحۂ ہستی سے مٹ چکیں)، اور آج امریکا عالمی بالادستی کے لیے دہشت گردی

کے خاتمے کی آڑ میں اسی روش پر گامزن ہے، جب کہ اُمت مسلمہ اس کا خصوصی ہدف ہے۔

گذشتہ صدی میں اس وقت کی دو عالمی طاقتوں برطانیہ اور سوویت یونین نے افغانستان کو مرکز بناتے ہوئے جس طرح سے یہ 'عظیم کھیل' کھیلا، زیرتبصرہ کتاب اس کے دل چسپ تجزیے پر مبنی ہے۔ بقول مترجم: ''گذشتہ صدی اس گریٹ گیم کی کہانی ان دونوں عالمی استعماری طاقتوں کے مابین کشاکش کی ایک دل چسپ، خوں چکاں اور اسرار و تجسس سے بھرپور ایسی کہانی ہے جو قاری کو اپنے سحر میں جکڑنے کے بھرپور لوازم سے آراستہ ہے'' (ص ۶)۔ پھر یہ کتاب گھر کی گواہی ہے۔ مصنف نے کتاب ان لوگوں کی یادداشتوں سے مرتب کی ہے جو عملاً اس 'عظیم کھیل' کا حصہ تھے۔

کتاب کے مطالعے سے اس بات کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ استعماری طاقتیں اپنے سامراجی عزائم اور مذموم مقاصد کے لیے کس طرح سے سازشوں کے جال بُنتی ہیں، ایجنٹوں کا جال بچھایا جاتا ہے، حساس اداروں اور حکمرانوں پر اثرانداز ہونے کے لیے افراد کو متعین کیا جاتا ہے اور پھر ان سے من مانے فیصلے کروائے جاتے ہیں۔ بسااوقات غلط فہمیاں پھیلا کر مختلف ممالک میں جھڑپیں کروائی جاتی ہیں اور انھیں اُلجھا دیا جاتا ہے۔ معصوم انسانوں کا بے دریغ خون بہایا جاتا ہے اور بڑے پیمانے پر بے دردی سے تباہی کا سامان کیا جاتا ہے۔ اس کھیل میں اصولوں اور نظریات کو بھی نظرانداز کر دیا جاتا ہے، جیسا کہ اسٹالن نے مطلب برآری کے لیے برطانیہ کا اتحادی بنتے ہوئے کیا۔ لمحوں میں 'سرمایہ دارانہ نظام کے خلاف جنگ' 'عوامی جنگ' اور بالآخر حب الوطنی کی عظیم جنگ کا رُوپ دھار گئی اور اشتراکیت کو پس پشت ڈال دیا گیا۔

آج امریکا افغانستان، عراق، عالمِ عرب اور بالخصوص پاکستان کو دہشت گردی کی جنگ میں جھونک کر ایسا ہی کھیل کھیل رہا ہے۔ اس کتاب کے مطالعے سے موجودہ 'عظیم کھیل' کی حقیقت اور اُمت مسلمہ جن سازشوں سے دوچار ہے ان کی وجوہات سامنے آجاتی ہیں، نیز سدباب کی حکمت عملی بھی۔ تورا کینہ قاضی صاحبہ نے عمدہ ترجمہ کر کے مفید علمی خدمت انجام دی ہے۔ (امجد عباسی)

اہم گزارش: اس رسالے میں اشتہار دینے والے اداروں یا افراد سے معاملات کی کوئی ذمہ داری ماہنامہ عالمی ترجمان القرآن کی انتظامیہ کی نہیں ہے۔ قارئین اپنی ذمہ داری پر معاملات کریں۔ (ادارہ)